ازدواجی زندگی

اور اسوۂ نبوی ﷺ

225

خطاب جمعہ

17 May 2024

خطبہ جمعہ ۱۷ رمئی ۲۰۲۴ء

ازدواجی زندگی اور اُسوۂ نبوی ﷺ

نوٹ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی جس طرح دوسرے شعبوں میں پوری انسانیت کے لیے آئیڈیل ہے اسی طرح ازدواجی زندگی کو بھی خوشگوار اور کامیاب بنانے کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ پورے سال کی بہ نسبت اپریل اور مئی کی سالانہ تعطیلات میں نکاح کی تقریبات بکثرت منعقد ہوتی ہیں، اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ نکاح کے بعد کی زندگی کو کس طرح کامیاب اور خوشگوار بنایا جائے اس سلسلے میں عوام الناس کی رہنمائی کی جائے، اسی لیے سوشل میڈیا ڈیسک کی جانب سے ازدواجی زندگی اور اسوۂ نبوی ﷺ کے عنوان سے خطاب جمعہ جاری کیا جا رہا ہے، امید ہے کہ ائمہ کرام و خطباء حضرات اسے اپنے خطاب کا حصہ بنائیں گے۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

میزبان کا مہمان کے ساتھ، تاجر کا گاہک کے ساتھ، ملازم کا افسر کے ساتھ اور ایک دوست کا دوسرے دوست کے ساتھ بہتر برتاؤ کرنا دشوار نہیں، ان لوگوں کے ساتھ بھی خوش اخلاقی کا ثبوت دینا آسان ہے، جن سے گاہے گاہے ملاقات ہوتی ہو؛ لیکن شوہر اور بیوی کا رشتہ ایسا رشتہ ہے، جس میں ہر وقت کا ساتھ ہے، خلوت میں اور جلوت میں، دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں، صبح و شام اور شب و روز، اس ہمہ وقتی رفاقت میں خوشی کے لمحات بھی آتے ہیں، رنج و غم کی ساعتیں بھی آتی ہیں، اور غصہ اور ناراضگی کے واقعات بھی پیش آتے ہیں؛ اس لئے انسان دوسروں کے ساتھ تو مصنوعی خوش اخلاقی برت کر کام چلا سکتا ہے اور دو چہروں کے ساتھ زندگی گزار سکتا ہے، ایک اس کا مصنوعی چہرہ جس میں نرمی، خوش اخلاقی، شرافت اور اظہار محبت ہو، وہ باہر کی دنیا میں اسی چہرے سے اپنا تعارف کرائے، دوسرا چہرہ اس کا حقیقی چہرہ ہو، جس میں بد اخلاقی، سخت کلامی، غیظ و غضب اور درشتی و تند خوئی ہو۔ لیکن شوہر اور بیوی کا تعلق چوں کہ ہر سرد و گرم میں ہوتا ہے؛ اس لئے یہاں مصنوعی اخلاق کے ذریعے اپنی بد اخلاقی کو چھپایا نہیں جا سکتا؛ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے بہترین شخص اس کو قرار دیا، جس کے اخلاق اچھے ہوں، پھر فرمایا کہ تم میں بہتر شخص وہ ہے، جس کا رویہ اس کے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہو، اور یہ کہ میں تم سب سے زیادہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر برتاؤ کرنے والا ہوں'' **خيركم خيركم لأهله وأنا خيركم لأهلي**'' (سنن ترمذی) اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کا بہترین نمونہ ہے! رسول اللہ ﷺ کو دعوت دین، علوم نبوت کی اشاعت اور مختلف قبائل کی دل داری کے مقصد سے خصوصی طور پر چار سے زیادہ نکاح کی اجازت دی گئی تھی؛ چنانچہ بحیثیت مجموعی گیارہ پاک بیویاں آپ کے نکاح میں رہیں: حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ، حضرت سودہ بنت زمعہؓ، حضرت عائشہ بنت ابی بکرؓ، حضرت حفصہ بنت عمرؓ، حضرت زینب بنت خزیمہؓ، حضرت اُم سلمہ بنت ابی اُمیہؓ، حضرت زینب بنت جحشؓ، حضرت جویریہ بنت حارثہؓ، حضرت اُم حبیبہ بنت ابی سفیانؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت میمونہؓ، ازواج کی کثرت کے باوجود آپ ﷺ کا اپنی ازواج کے ساتھ ہمیشہ اعلیٰ درجے کا سلوک رہا، اور کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کا حکم فرمایا ہے: ''**وعاشروهن بالمعروف**'' (النساء:۱۹) یعنی بیویوں کے ساتھ بہتر طریقہ پر زندگی گزارو، یہ ایک جامع تعبیر ہے، جس میں خوش اخلاقی، مروت اور پاس و لحاظ کی تمام صورتیں داخل ہیں اور حیاتِ طیبہ بیویوں کے ساتھ اس مثالی طرز زندگی کی عملی شکل پیش کرتی ہے۔ بیوی کے ساتھ حسن سلوک کا ایک پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں کا ذکر کیا جائے اور اس سے محبت کا اظہار ہو، یہ انسانی فطرت ہے کہ اگر اس کی تعریف کی جائے یا اس سے محبت کا اظہار کیا جائے تو اس کو خوشی ہوتی ہے؛ لیکن خاص کر اگر شوہر اپنی بیوی کی تعریف کرے تو یہ اس کے لئے سب سے قیمتی سوغات ہوتی ہے، اس کو لگتا ہے کہ اس کی محنت وصول ہو گئی؛ چنانچہ آپ ﷺ اپنی بیویوں کے لئے تعریفی کلمات بھی فرمایا کرتے تھے؛ چنانچہ حضرت عائشہؓ کے بارے میں فرمایا: جیسے تمام کھانوں میں ثرید عمدہ ہوتا ہے، اسی طرح حضرت عائشہؓ تمام عورتوں میں بہترین عورت ہے: ''**إن فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام**''۔ (بخاری) اُم المومنین حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد بھی آپ ﷺ ہمیشہ ان کا ذکر خیر فرماتے تھے؛ اسی لئے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حالانکہ میں نے حضرت خدیجہؓ کو نہیں دیکھا؛ لیکن مجھے ان ہی پر سب سے زیادہ رشک آتا تھا، آپ ﷺ ان کا بار بار تذکرہ فرماتے، بکرا ذبح کرتے تو خود سے اس کے ٹکڑے کرتے اور حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے، حضرت عائشہؓ نے ایک بار غلبۂ رشک

میں عرض کیا کہ گویا دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں تھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''إنها كانت و كانت و كان لي منها ولد'' (بخاری) یعنی وہ بڑی خوبیوں کی مالک تھی، اوران ہی سے مجھے اولاد حاصل ہوئی۔ (فتح الباری: ۷/۱۳۷) ایک اور موقع پر آپ نے ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا: جب لوگوں نے انکار کیا، اس وقت وہ ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، اس وقت انھوں نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے محروم کرنا چاہا، اس وقت انھوں نے اپنے مال سے میری غمگساری کی اور اللہ نے ان کے ذریعے مجھے اولاد عطا فرمائی، (مسند احمد، حدیث نمبر: ۲۴۹۰۴) اکثر جب کسی شخص کی بیوی کا انتقال ہوجاتا ہے اور وہ دوسرا نکاح کرتا ہے تو اپنی پہلی بیوی کی خدمات اور اس کی قربانیوں کو فراموش کردیتا ہے، آپ ﷺ نے اپنے اس ارشاد سے اس بات کا سبق دیا کہ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ نئے رشتے کی وجہ سے پرانے رشتے کو فراموش کردیا جائے۔ آپ ﷺ ازواجِ مطہرات سے اپنی محبت کا اظہار بھی فرماتے تھے اور اس میں تکلف سے کام نہیں لیتے تھے؛ چنانچہ آپ نے حضرت خدیجہؓ کے بارے میں فرمایا کہ مجھ کو ان کی محبت عطا فرمائی گئی ہے: ''إني رزقت حبها'' (مسلم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر: ۲۴۳۵) حضرت عمرو بن عاصؓ نے ایک موقع پر دریافت فرمایا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ سے، (دیکھئے: اللؤلؤ والمرجان، حدیث نمبر: ۱۵۲۴) اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص لوگوں کے درمیان اپنی بیوی سے محبت اظہار کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر آپ اپنے سلوک کے ذریعے بھی محبت کا احساس دلاتے تھے؛ چنانچہ آپ ﷺ بعض دفعہ اپنی کم سن زوجۂ مطہرہ کو پیار سے ''یا عائش'' کہتے تھے، (مسلم، کتاب الفضائل، حدیث نمبر ۲۴۴۷) اظہار محبت کی ایک تعبیر یہ ہے کہ آپ نے ایک بار حضرت عائشہؓ سے فرمایا: یہ جان لینے کے باوجود کہ جنت میں بھی تم میری بیوی رہوگی، مجھے موت کی پرواہ نہیں رہی: ''ما أبالي بالموت بعد أن عرفت أنك زوجتي بالجنة'' (کنز العمال، حدیث نمبر: ۳۴۳۶۴) غور کیجئے کہ محبت کے اس بول نے حضرت عائشہؓ کو کس قدر شادکام کیا ہوگا کہ اس میں جنت میں رفاقت نبوی ﷺ کا مژدہ بھی ہے اور آپ ﷺ کی محبت کا اظہار بھی، ایک موقع پر حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ آپ کی مجھ سے کیسی محبت ہے یعنی آپ مجھ سے کس درجہ محبت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رسی کی گرہ کی طرح، یعنی گرہ جیسی مضبوط ہوتی ہے اور کھولے نہیں کھلتی، اسی طرح تم سے میری محبت ہے، حضرت عائشہؓ نے استفسار کیا: یہ گرہ کیسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسی تھی ویسی ہی ہے، یعنی اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء: ۲/۴۴) رسول اللہ نے نہ صرف خود ازواج مطہرات کے ساتھ اس طرح محبت اور لگاؤ کا اظہار کیا؛ بلکہ اُمت کو بھی اس کی تلقین فرمائی؛ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو بھی خرچ کروگے، اس پر اجر پاؤگے، یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منھ میں رکھوگے، اس میں بھی اجر ہے: إنك لن تنفق نفقة إلا أجرت عليها حتى اللقمة ترفعها إلى في إمرأتك (نسائی، کتاب عشرۃ النساء، حدیث نمبر: ۹۱۸۶) اس میں یوں تو انفاق کی ترغیب دینا مقصود ہے؛ لیکن ایک لطیف اشارہ بیوی کے ساتھ اظہار محبت کا بھی ہے کہ شوہر اپنے ہاتھوں سے بیوی کو لقمہ کھلائے، یہ لقمہ محبت پیٹ ہی کی نہیں دل کی بھی غذا بن جاتا ہے۔ آپ قدم قدم پر ازواج مطہرات کی دل داری کا لحاظ رکھتے تھے، یہاں تک کہ سن وسال کے تقاضوں کا بھی خیال فرماتے تھے، حضرت عائشہؓ جب آپ کے نکاح میں آئیں تو ان کی عمر کم تھی اور انھیں اس طرح کے کھیل کا شوق تھا، جو کم عمر بچیوں میں ہوا کرتا ہے، ایک دفعہ عید کے موقع سے حضرت ابوبکرؓ حاضر خدمت ہوئے، آپ ﷺ نے کپڑا اوڑھ رکھا تھا اور دو کم عمر لڑکیاں حضرت عائشہؓ کے سامنے دف بجا رہی تھیں، حضرت ابوبکرؓ نے اس پر ناگواری ظاہر کی تو آپ نے روئے انور سے کپڑا ہٹا دیا اور حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا: انھیں چھوڑ دو، یہ عید کا دن ہے حبشی لوگ ایسے خوشی کے موقع پر اپنے کرتب دکھاتے تھے، حضرت عائشہؓ کو ان کے دیکھنے کی خواہش ہوئی، تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے، اور حضرت عائشہؓ آپ کے مونڈھے پر ٹیک لگا کر حبشیوں کا نیزے کا کھیل دیکھتی رہیں اور جب تک خود تھک نہ گئیں، آپ ان کی رعایت میں کھڑے رہے۔ (مسلم، حدیث نمبر: ۸۹۲) حضرت عائشہ کی کم سنی کی وجہ سے اگرچہ آپ ﷺ خصوصی طور پر ایسی باتوں میں ان کا لحاظ فرماتے تھے؛ لیکن حسن سلوک اور دل داری کا یہ معاملہ ہر بیوی کے ساتھ ہوتا، اُم المومنین حضرت صفیہؓ کو اونٹ پر بیٹھنا تھا، تو آپ نے اپنا گھٹنہ کھڑا کردیا؛ تاکہ آپ کے گھٹنے پر قدم رکھ کر حضرت صفیہؓ اونٹ پر چڑھ سکیں: ''ثم يجلس عند بعيره فيضع ركبته فتضع صفية رجلها على ركبته حتى تركب (بخاری، کتاب المغازی، حدیث نمبر: ۳۹۷۴) ایک سفر میں انجشہ نامی ایک غلام اس سواری کو ہانک رہا تھا، جس میں بعض اُمہات المومنین سوار تھیں، انجشہ اس طرح نظم پڑھ رہے تھے کہ اونٹ بہت تیز دوڑنے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا: انجشہ! آہستہ آہستہ، تم آبگینوں کو لے کر جارہے ہو: ''رويدك يا انجشه سوقك بالقوارير''۔ (بخاری، کتاب الادب، حدیث نمبر: ۵۸۰۹) آپ ﷺ اعتکاف میں تھے، حضرت صفیہؓ آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائیں، جب واپس ہونے لگیں تو آپ ﷺ ان کو رخصت کرنے کے لئے مسجد کے دروازے تک آئے، (بخاری، حدیث نمبر: ۱۹۳۰، مسلم، حدیث نمبر: ۲۱۷۵) یہ بھی اظہار محبت کا ایک انداز تھا۔

آپ ﷺ اپنی ازدواجی زندگی میں اُمہات المومنین کو روٹھنے کا حق دیتے تھے: تاکہ خواتین کی فطرت میں ناز کرنے کا جو وصف پایا جاتا ہے، یا وہ سمجھتی ہیں کہ ان کو شوہر سے سوال وجواب کا حق ہے، اس کی رعایت ہو اور اُمت کے لئے نمونہ مہیا ہو؛ چنانچہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک دفعہ اپنی بیوی پر غصہ کا

اظہار کیا تو اہلیہ نے بھی پلٹ کر جواب دیا، حضرت عمرؓ نے اس بات پر ناگواری کا اظہار کیا کہ تم میری بات کا جواب دیتی ہو؟ زوجۂ محترمہ نے عرض کیا: آپ میرے اس عمل پر کیوں نکیر کرتے ہیں، جب کہ حضور ﷺ کی ازواج آپ کو جواب دیتی ہیں، اور بعض تو رات تک گفتگو ترک کر دیتی ہیں؟''**إن إحداهن لتهجره اليوم حتى الليل**'' (سیرت ابن حبان: ۱/۳۶۰، امیر المومنین عمر الخطاب: ۱/۶۷، حیات الصحابہ: ۶۵/۴) پھر اگر کوئی بیوی ناراض ہو جاتیں تو آپ کا رویہ نہایت مشفقانہ، کریمانہ اور دل دارانہ ہوتا، آپ ان کے مونڈھے پر دست مبارک رکھتے اور دُعائیہ کلمات ارشاد فرماتے: **اللهم اغفر لها ذنبها و اذهب غيظ قلبها و أعذها من الفتن**۔ (کنز العمال، حدیث نمبر: ۱۸۴۰۹) اے اللہ! ان کو معاف فرما دیجئے، ان کے دل کے غصے کو دُور کر دیجئے اور ان کو فتنوں سے محفوظ رکھئے۔

آپ ایک ایسے محبت کرنے والے شوہر تھے، جو نہ صرف بیویوں کی دل داری کا خیال رکھتے تھے؛ بلکہ ان کے کاموں میں بھی مدد فرماتے تھے، حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ جب اپنے گھر میں ہوتے تو کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: گھر کے کاموں میں مدد فرماتے ''**كان في مهنة أهله**'' (بخاری) ایک اور روایت میں ہے: کپڑے میں پیوند لگا دیتے، بکری کا دُودھ نکال دیتے اور عام طور پر مرد اپنے گھر میں جو کام کرتے ہیں، اسے انجام دیتے تھے: ''**وكان يرقع ثوبه ويحلب الشاة ويعمل ما يعمل الرجال في بيته**''۔ (مسند احمد)

یہ بھی معمول مبارک تھا کہ روزانہ دو دفعہ تمام ازواج مطہرات کے یہاں تشریف لے جاتے، ان کی خیریت دریافت کرتے اور کچھ وقت ان کے ساتھ گزارتے، ایک تو عصر کے بعد آپ کی تشریف آوری ہوتی: ''**وكان إذا صلى العصر دار على نسائه، فدنا منهن و استقرأ أحوالهن**'' (بخاری) چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے، اظہار محبت کے لئے ان پر ہاتھ رکھتے اور ایسا عمل کرتے جس سے تعلق کا اظہار ہو، یہاں تک کہ آخری گھر تک پہنچتے، اور جن کی باری ہوتی، ان کے یہاں قیام فرماتے: ''**قلّ يوم إلا و هو يطوف على نسائه فيدنو من أهله فيضع يده ويقبل كل امرأة من نسائه حتى يأتي على آخرهن فإن كان يومها قعد عندها**'' (ابوداؤد) دوسرے: فجر کے بعد مسجد میں تشریف فرما ہوتے اور صحابہ استفادہ کے لئے آپ ﷺ کے گرد بیٹھ جاتے، پھر جب سورج طلوع ہو جاتا تو ایک ایک بیوی کے پاس تشریف لے جاتے، ان کو سلام کرتے، انھیں دُعا دیتے اور جس کی باری ہوتی، ان کے پاس مقیم ہو جاتے۔ (فتح الباری: ۹۶/۱۵)

مغرب بعد معمول مبارک تھا کہ جن زوجۂ مطہرہ کی باری ہوتی، آپ ان کے یہاں مقیم ہو جاتے اور تمام ازواج مطہرات وہیں جمع ہو جاتیں، کبھی کبھی ایک ساتھ اجتماعی کھانا ہوتا، جب آرام فرماتے تو جن کی باری ہوتی، ان کے ساتھ ایک ہی بستر پر اور ایک ہی لحاف میں آرام فرماتے، کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کسی بیوی کی گود میں سر رکھ کر سہارا لیتے۔

عورتوں میں زینت و آرائش کا جذبہ بہ مقابلہ مردوں کے زیادہ ہوتا ہے؛ اسی لئے شریعت میں انھیں سونا اور ریشم استعمال کرنے کی بھی اجازت دی گئی ہے، جس سے مردوں کو منع فرمایا گیا ہے، آپ عورتوں کے اس فطری جذبہ کا بھی پورا خیال رکھتے تھے، حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہم لوگ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جب ہم واپس لوٹے اور مدینہ میں داخل ہونا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ، رات ہو جانے دو؛ تاکہ جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں، وہ کنگھی کر لیں اور جسم کو فاضل بال سے صاف ستھرا کر لیں: ''**حتى تمتشط الشعثة و تستحد المغيبة**'' (ابوداؤد، کتاب الجہاد، حدیث نمبر: ۲۷۷۸) جیسے شوہر یہ چاہتا ہے کہ بیوی اس کے لئے زیب و زینت اختیار کرے، اسی طرح بجا طور پر عورتوں کو بھی یہ چاہنے کا حق ہے کہ اس کا شوہر اس کے لئے جائز حدود میں بن سنور کر رہے، آپ ﷺ کے یہاں اس کا بھی لحاظ تھا، یوں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسے حسن سے نوازا تھا، جس کی تاریخ انسانی میں کوئی مثال ہی نہیں، یہاں تک کہ بعض روایات کے مطابق آپ کے رُخ روشن کی روشنی میں بعض ازواج مطہرات سوئی میں دھاگہ بھی پرو لیا کرتی تھیں؛ (خصائص الکبریٰ: ۱۰۹/۱) لیکن اس کے علاوہ ظاہری اسباب کے اعتبار سے بھی آپ کو اس کا لحاظ تھا، آپ زلف مبارک میں تیل لگانے اور کنگھی کرنے کا اہتمام فرماتے، ریش مبارک میں بھی کنگھی کرتے، صاف ستھرے کپڑے پہنتے، کبھی کبھی قیمتی لباس بھی زیب تن فرماتے؛ حالانکہ آپ کے پسینے کی خوشبو بھی مشک سے بڑھی ہوئی تھی؛ لیکن اس کے باوجود آپ عطر کا بھی بکثرت استعمال کرتے اور مسواک کا بھی خصوصی اہتمام فرماتے۔

مخلص شریکِ زندگی وہی ہے جو سُکھ کے ساتھ ساتھ دُکھ میں بھی شریک ہو، آپ ﷺ نے اپنی ازدواجی زندگی میں اس کا عملی نمونہ پیش فرمایا، جس سال اُم المومنین حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوئی، آپ نے اس سال کو'عام الحزن' (غم کا سال) قرار دیا، اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اُم المومنین کی علالت کے زمانے میں آپ نے کس قدر محبت و غمگساری کا معاملہ فرمایا ہوگا، اسی طرح جب اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ منافقین کے تہمت لگانے کے صدمہ سے بیمار ہو گئیں تو آپ ﷺ ہمیشہ ان کی خیریت دریافت کرتے رہتے، اور جب وہ اپنے والدین کے گھر چلی گئیں، ان کے گھر جا کر عیادت کی، آپ خبر گیری کرنے کے ساتھ ساتھ اہل خانہ میں سے

بیماروں کو دُعا پڑھ کر دم بھی فرمایا کرتے تھے؛ چنانچہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب آپ کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات پڑھ کر پھونکتے تھے۔ (مسلم)

بیوی کا ایک اہم حق اس کی مالی ذمہ داریاں ہے، جس کو اسلام نے شوہر پر لازم قرار دیا ہے، عام طور پر لوگ اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرنے کو ثواب کا کام نہیں سمجھتے، آپ ﷺ نے اس کی نفی کی اور ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ وہ دینار (سونے کا سکہ) ہے، جو تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو: ''**أعظم الصدقة دينار تنفقه على أهلك**'' (مسلم، حدیث نمبر: ۲۳۱۱) اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس میں بھی اجر ہے: ''**إن الرجل إذا سقى إمرأته من الماء أجر**'' (مسند احمد، حدیث نمبر: ۱۷۱۹۵)

آپ ﷺ ازواج مطہرات سے بعض اہم اُمور میں مشورے بھی فرماتے تھے اور ان کے مشوروں کو اہمیت دیتے تھے، صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کو احساس تھا کہ یہ صلح مشرکین مکہ کی شرطوں پر ہوئی ہے، اور ایک طرح سے مسلمانوں نے اپنی شکست کو تسلیم کرلیا ہے، اس لئے دینی حمیت کے تحت ان کا حال یہ تھا کہ آپ کے یہ اعلان کردینے کے باوجود کہ 'احرام کھول دیا جائے' صحابہ نے احرام نہیں کھولا، وہ چاہتے تھے کہ عمرہ کر کے ہی واپس ہوں، آپ ﷺ نے اس موقع پر اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ سے صورت حال بیان کی، حضرت اُم سلمہؓ نے عرض کیا: آپ کسی سے کچھ کہیں نہیں؛ بلکہ خود باہر نکل کر اپنے جانور کی قربانی کردیں اور بال مونڈانے والے کو بلا کر بال منڈالیں، آپ نے اس مشورہ کو پسند فرمایا اور اسی پر عمل کیا، نتیجہ ہوا کہ صحابہ نے بھی اپنے جانوروں کی قربانی کردی، بال منڈالیا اور احرام کھول دیئے۔ (بخاری)

آپ اس بات کا بھی پورا خیال رکھتے تھے کہ ازواج مطہرات کو آپ کے ذریعہ کوئی تکلیف نہ پہنچے، حضرت عائشہؓ راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے کسی بیوی یا خادم پر کبھی ہاتھ نہیں اُٹھایا، کبھی ان کے رُخسار پر تھپڑ نہیں لگایا، نہ آپ کسی کو برا بھلا کہتے تھے، نہ ترش زبانی کرتے تھے، نہ سخت دل تھے۔ (ابوداؤد)

جیسے آپ ﷺ ازواج مطہرات کی ضروریات اور ان کی دل داری کا خیال رکھتے تھے، اسی طرح آپ ان کی تربیت پر بھی متوجہ رہتے تھے، رمضان المبارک کے اخیر عشرے میں ازواج مطہرات کو آخر شب میں بیدار کرتے تھے؛ تاکہ وہ عبادت میں شامل ہوں: ''**كان يوقظ أهله في العشر الأواخر من رمضان**'' (ترمذی) حضرت عائشہؓ کو شب قدر کی دُعا سکھائی: **اللّٰهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني** (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۳۸۵۰) ایک موقع پر حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ گن کر خرچ نہ کرو؛ تاکہ تم کو بھی اللہ کی طرف سے حساب کتاب سے گن کر نہ ملے، یعنی خوب خرچ کرو؛ تاکہ اللہ کی طرف سے خوب ملے۔ (بخاری، کتاب الھبۃ)

غرض کہ رسول اللہ ﷺ جیسے زندگی کے دوسرے شعبوں میں انسانیت کے لئے آئیڈیل تھے، اسی طرح اپنی ازدواجی زندگی میں بھی ایک محبت کرنے والے شفیق و کریم، قدردان، مزاج شناس اور بردبار شوہر تھے؛ چونکہ آپ ﷺ پوری انسانیت کے لئے نمونہ تھے اور زندگی کے ہر شعبہ میں آپ ﷺ کا عمل تمام انسانوں کے لئے مشعل راہ ہے؛ اس لئے آپ کی نجی زندگی کا ریکارڈ بھی اللہ کی طرف سے محفوظ ہوگیا، اور اللہ تعالیٰ بے حد رحمتیں نازل فرمائے، آپ ﷺ کی پاک بیویوں اور اُمت کی محسن ماؤں پر کہ انھوں نے قیامت تک آنے والے صاحب ایمان بیٹوں اور بیٹیوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کے مبارک اُسوہ کو پیش فرمایا اور نجی زندگی کی جو باتیں نقل کی جاسکتی تھیں، ان کو بھی ذکر کرنے میں کسی تکلف سے کام نہیں لیا، رضی اللہ عنہن۔

یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اصلاح معاشرہ کمیٹی آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے پورے ملک میں سادہ اور آسان نکاح مہم جاری ہے، آج کے اس خطاب جمعہ کے ساتھ ایک اقرار نامہ بھی بھیجا جارہا ہے جسے پڑھ کر سنانا ہے اور سارے مصلی حضرات سے اقرار لینا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ تمام سننے والوں کو بہترین اجر اور نعمت سے مالا مال فرمائے۔ (آمین یارب العالمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆......☆......☆

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

ہر ہفتہ خطاب جمعہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل نمبر پر اپنا نام اور پتہ ارسال کریں

8657219464